۷ - بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ اِصْبِرِیْ

مرد کا قبر کے پاس کسی عورت سے یہ کہنا: صبر کرو

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِيْ، قَالَ اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ.

امام بخاری روایت کرتے ہیں: ہمیں آدم نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا: ہمیں ثابت نے حدیث بیان کی از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے نزدیک ایک عورت کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت رو رہی تھی' آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

[اطراف الحدیث: ۱۲۸۳ـ ۱۳۰۲ـ ۷۱۵۴]

(صحیح مسلم: ۹۲۶' الرقم المسلسل: ۲۱۰۵' سنن ابوداؤد: ۳۱۲۴' سنن ترمذی: ۹۸۸' سنن نسائی: ۱۸۷۰ـ ۱۸۶۹' مسند ابویعلیٰ: ۳۴۵۸' عمل الیوم واللیلۃ: ۱۰۶۸' مسند ابوداؤد الطیالسی: ۲۰۴۰' شرح السنۃ: ۱۴۱۱' صحیح ابن حبان: ۲۸۹۵' سنن بیہقی ج ۱ ص ۵۳۹' شعب الایمان: ۹۷۰۲' المعجم الاوسط: ۶۲۴۰' مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۷۱' سنن دارمی: ۶۸۲' مسند احمد ج ۳ ص ۱۴۳ طبع قدیم' مسند احمد: ۱۲۴۵۸ـ ج ۱۹ ص ۴۴۳' مؤسسۃ الرسالۃ' بیروت)

خواتین کے لیے زیارتِ قبور کا ثبوت

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیارتِ قبور جائز ہے اور خواتین کے لیے بھی زیارتِ قبور جائز ہے لیکن پردے کی پابندی بہر حال ضروری ہوگی' ورنہ آپ نے جس طرح اس عورت کو آواز سے رونے سے منع فرمایا' آپ اس کو قبر کی زیارت سے بھی منع فرماتے' نیز اس حدیث میں نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے روکنے کا ثبوت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع کا ثبوت ہے کیونکہ آپ نے اس کو ڈانٹا نہیں اور اس میں کسی کے مرنے پر آواز سے رونے کی ممانعت کا ثبوت ہے اور اس رونے والی کو صبر کرنے کی نصیحت کا ثبوت ہے۔

* باب مذکور کی حدیث' شرح صحیح مسلم: ۲۰۳۶ـ ج ۲ ص ۳۲۸ پر مذکور ہے' وہاں اس کی شرح نہیں کی گئی

عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت کی اجازت

بعض علماء نے عورتوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا ہے' ان کا استدلال اس حدیث سے ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔

(سنن ترمذی: ۱۰۵۶' سنن ابن ماجہ: ۱۵۷۶' مسند احمد ج ۲ ص ۳۳۷)

امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے' آپ نے یہ لعنت قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے فرمائی تھی' جب آپ نے قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی تو اس اجازت میں مردوں کے ساتھ عورتیں بھی داخل ہوگئیں۔

(سنن ترمذی ص ۲۴۵' دار المعرفہ بیروت' ۱۴۲۳ھ)

جمہور علماء جو عورتوں کو قبروں کی زیارت کی اجازت دیتے ہیں' ان کا استدلال درج ذیل احادیث سے ہے:

عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حبشی میں فوت ہو گئے' ان کی میت کو مکہ لا کر وہاں دفن کر دیا گیا' پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد الرحمن کی قبر پر آئیں اور یہ اشعار پڑھے:

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ — من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

''ہم بادشاہ جذیمہ کے دو صاحبوں کی طرح ہمیشہ اکٹھے رہے' یہاں تک کہ کہا گیا: یہ کبھی جدا نہیں ہوں گے''۔

فلما تفرقنا کانی ومالکا — لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

''پس جب ہم جدا ہو گئے تو گویا مدت دراز تک اکٹھا رہنے کے باوجود' میں نے اور مالک نے ایک رات بھی اکٹھے نہیں گزاری''۔

پھر حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تمہاری وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تم کو وہیں دفن کیا جاتا جہاں تم فوت ہو گئے تھے' اور اگر میں وہاں حاضر ہوتی تو اب تمہاری زیارت کے لیے نہ آتی۔ (سنن ترمذی: ۱۰۵۵)

وجہ استدلال یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کے لیے مدینہ سے مکہ گئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے اس حجرے میں داخل ہوتی تھی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور میرے والد مدفون تھے' پس میں اپنے (زائد) کپڑے اتار دیتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ میرے خاوند اور میرے والد ہی تو ہیں' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ان کے ساتھ دفن کر دیا تو اللہ کی قسم! میں اس حال میں داخل ہوتی تھی کہ میں نے اپنے کپڑوں کو باندھا ہوا ہوتا تھا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے تھا۔ (سنن ابوداؤد: ۳۰۰۳' موطأ امام مالک ج ۱ ص ۱۳' سنن بیہقی ج ۵ ص ۱۶۲' مسند احمد ج ۶ ص ۲۰۲ طبع قدیم' مسند احمد: ۲۵۶۶۰۔ ج ۴۲ ص ۴۱۴' مشکوٰۃ: ۱۷۷۱)

حافظ یوسف بن عبد اللہ ابن عبد البر مالکی متوفی ۴۶۳ھ روایت کرتے ہیں:

عبد اللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے آئیں' میں نے ان سے کہا: اے ام المومنین! آپ کہاں سے آ رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اپنے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر کی قبر سے آ رہی ہوں' میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زیارت قبور سے منع نہیں فرمایا؟ حضرت عائشہ نے کہا: ہاں! آپ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا' پھر آپ نے قبروں کی زیارت کا حکم دیا۔ (مصنف عبد الرزاق: ۶۷۴۰)

جعفر بن محمد بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' سیدنا حمزہ بن عبد المطلب کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کرتی تھیں اور آپ نے ایک پتھر کو اس کی علامت کے طور پر رکھ دیا تھا۔ (مصنف عبد الرزاق: ۶۷۴۲) (تمہید ج ۲ ص ۱۴۴' دار الکتب العلمیہ بیروت)

عورتوں کے مزارات پر جانے کے متعلق مذاہب فقہاء

امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا: کیا عورتیں قبر کی زیارت کر سکتی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کی ہے' لیکن حضرت ابن عباس کی حدیث ہے کہ قبر کی بہت زیادہ زیارت کرنے والوں پر لعنت کی گئی ہے' امام احمد نے فرمایا: یہ ابو صالح کی روایت ہے' وہ کیا چیز ہے! گویا انہوں نے اس حدیث کو ضعیف قرار

دیا۔ (تمہید ج ۲ ص ۱۴۵۔ ۱۴۴ 'دار الکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۱۹ھ)

حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

عورتوں کے زیارتِ قبر میں اختلاف ہے' ایک قول یہ ہے کہ اجازت کے عموم میں عورتیں بھی داخل ہیں اور یہ اکثر کا قول ہے' اور یہ اس وقت ہے جب عورتیں فتنہ سے مامون ہوں' اور جواز کی تائید اس باب کی حدیث سے ہوتی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو قبر کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا اور اس کو منع نہیں فرمایا اور آپ کا کسی کام کو مقرر رکھنا حجت ہے اور جنہوں نے زیارتِ قبور کی اجازت کو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے عام قرار دیا ہے' ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں' وہ اپنے بھائی عبد الرحمان کی قبر کی زیارت کے لیے گئیں اور جب ان سے کہا گیا: کیا اس سے منع نہیں کیا گیا تھا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اس سے منع فرمایا تھا' پھر آپ نے قبر کی زیارت کا حکم دیا۔ (فتح الباری ج ۴ ص ۷۳۱' دار المعرفہ' بیروت' ۱۴۲۶ھ)

علامہ بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

علامہ قرطبی مالکی نے لکھا ہے کہ جوان عورتوں کے لیے قبرستان کے لیے نکلنا حرام ہے اور بوڑھی عورتوں کے لیے مباح ہے' نیز کہا ہے کہ ان سب کے لیے مباح ہے جب یہ مردوں کے بغیر اکیلی جائیں' انہوں نے کہا: اس میں ان شاء اللہ اختلاف نہیں ہوگا' نیز علامہ قرطبی نے کہا ہے کہ حدیث ترمذی میں زوّرات پر لعنت کی گئی ہے یعنی جو قبروں کی زیارت کے لیے بہت زیادہ جاتی ہوں' یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ عورتوں کو زیادہ جانے سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ اس سے مردوں کے حقوق ضائع ہوں گے' اور وہ بناؤ سنگھار کر کے نکلیں گی اور یہ اس کے مشابہ ہوگا جو قبروں کی تعظیم کے لیے قبروں کے پاس لازم رہتا ہے' نیز اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ عورتیں قبروں پر چیخ و پکار کر کے روئیں گی اور اس میں اور بھی مفاسد ہیں' یہ اس صورت میں ہے جب عورتیں قبروں پر بہت زیادہ جائیں اور جو عورتیں کبھی کبھی جائیں' اس میں حرج نہیں ہے' یہی وجہ ہے کہ زوّرات پر لعنت کی گئی ہے نہ کہ زائرات پر۔

(عمدۃ القاری ج ۸ ص ۱۰۱ 'دار الکتب العلمیہ' بیروت' ۱۴۲۱ھ)

ہماری اس تحریر میں چاروں فقہ کے ائمہ اور علماء کے اس مسئلہ میں نظریات کی تفصیل آ گئی ہے۔

* شرح صحیح مسلم میں مذاہب فقہاء کو زیادہ تفصیل سے لکھا گیا ہے' اس کے عنوانات حسب ذیل ہیں:

① زیارتِ قبور کا بیان ② عورتوں کی زیارتِ قبور کے متعلق احادیث ③ فقہاء احناف کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کا حکم ④ فقہاء حنبلیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کا حکم ⑤ فقہاء شافعیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کا حکم ⑥ فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارتِ قبور کا حکم ⑦ خلاصہ بحث۔

* یہ بحث' شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۷۴۲۔ ۷۳۴ پر مذکور ہے۔